کاکروچ اور دیگر کیڑے مکوڑے مارنے کا حکم

ریفرنس نمبر:FAM-1317 تاریخ:29-08-2026

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ گھر میں جو کیڑے اور کاکروچ آجاتے ہیں، کیا انہیں سپرے کرکے مار دینا جائز ہے؟ اگر انہیں پاؤں سے کچل ڈالا تو کوئی گناہ تو نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

قوانین شرعیہ کی رو سے ایسے کیڑے مکوڑوں کو مارنے میں شرعاً کوئی حرج نہیں جو آدمی کو ایذا (تکلیف) پہنچا رہے ہوں یا جن کی فطرت میں نقصان پہنچانا شامل ہو، خواہ فی الحال نقصان پہنچا رہے ہوں یا نہیں، مثلاً: بچھو، کھٹمل اور پسو وغیرہ۔ اس کے برعکس جو کیڑے فطرتاً ایذا رساں نہیں ہوتے، مثلاً: چیونٹی، انہیں بلا وجہ مارنا ناجائز و گناہ ہے، ہاں اگر ان سے کوئی تکلیف یا نقصان ہو رہا ہو، تو بقدر ضرورت انہیں مارنے میں حرج نہیں؛ کیونکہ غیر موذی حشرات کو محض غرض صحیح یعنی کسی فائدے کے حصول یا ضرر کو دور کرنے کے لیے ہی مارنے کی اجازت ہے، ورنہ نہیں۔

چونکہ کاکروچ (Cockroach) گندے اور گندگی پھیلانے والے حشرات میں شمار ہوتے ہیں جو کہ عموماً گندگی میں رہتے اور کھانے پینے کی اشیا کو آلودہ کرتے ہیں، ان کا گھر میں ہونا طبع سلیم رکھنے والے شخص کے لیے اذیت کا باعث ہے، لہذا دفع ضرر و اذیت کے پیش نظر انہیں مارنا، جائز ہے، خواہ

سپرے کر کے مارا جائے یا جوتے وغیرہ سے کچل کر، اس میں کوئی گناہ نہیں۔ تاہم مارنے میں یہ یاد رہے کہ آگ سے جلا کر نہ مارا جائے؛ کیونکہ حدیث پاک میں اس سے منع کیا گیا ہے، لہذا کیڑے مکوڑوں کو بھی آگ سے جلا کر مارنا مکروہ تحریمی و گناہ ہے۔

صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن نسائی وغیرہ کی حدیث پاک ہے: واللفظ للبخاري "قالت حفصة: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: خمس من الدواب لا حرج على من قتلهن: الغراب والحدأة والفأرة والعقرب والكلب العقور" ترجمہ: حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانور ایسے ہیں کہ ان کے مارنے والے پر کوئی گناہ نہیں: کوا، چیل، چوہا، بچھو اور کاٹنے والا کتا۔

(صحيح البخاري، جلد2، صفحه649،650، حديث1731، دار ابن كثير، دمشق)

شیخ محقق علامہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1052ھ/1642ء) لکھتے ہیں: "المؤذيات كلها حكمها هذا" ترجمہ: تمام موذی جانوروں کا حکم یہی ہے۔

(لمعات التنقيح في شرح مشكاة المصابيح، جلد5، صفحه437، دار النوادر، دمشق)

علامہ زین الدین محمد عبد الرؤوف مناوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1031ھ/1622ء) لکھتے ہیں: "ونبه بالخمسة على خمسة أنواع من الفسق فنبه... بالفأرة على ما يجانسها من هوام المنازل المؤذية" ترجمہ: اور (حدیث پاک میں) ان پانچ جانوروں کے ذریعے فسق (موذی جانوروں) کی پانچ اقسام پر تنبیہ فرمائی گئی ہے۔ پس چوہے کے ذریعے اس کے ہم جنس یعنی ایذا پہنچانے والے گھریلو کیڑے مکوڑوں پر متنبہ فرمایا گیا۔

(فيض القدير شرح الجامع الصغير، جلد3، صفحه454، الحديث3949، مطبوعه مصر)

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: "أقول: ما طبعه الإيذاء فهو كالمتحقق، وإن سلم هذا فستؤذي مسلما آخر وقد

أمر صلى الله تعالى عليه وسلم بقتل الحيات والأبتر وذي الطفيتين والعقرب والوزغة ووعد على قتلها بضربة مائة حسنة كما في صحيح مسلم فالصواب ما اشتهر على لسان العامة كالمثل المسائر "قتل المؤذي قبل الإيذاء" وإنه إذا فعله دفعا لإيذاء عن المسلمين أو إمتثالا للأمر حيث ورد فإنه يثاب على ذلك كما صح به الحديث في الوزغة، والله تعالى أعلم" ترجمہ: میں کہتا ہوں: جس جاندار کی فطرت ہی ایذا رسانی ہو تو وہ گویا متحقق ہے (یعنی گویا وہ بالفعل ایذا پہنچانے والا ہے)، اور اگر یہ بات مسلّم ہے تو وہ عنقریب کسی دوسرے مسلمان کو ایذا پہنچادے گا، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سانپوں، خصوصاً موٹی اور چھوٹی دم والے سانپ، دو دھاری والے سانپ، بچھو اور چھپکلی کو مار ڈالنے کا حکم فرمایا ہے، اور چھپکلی کو ایک ضرب سے قتل کرنے پر سو نیکیوں کا وعدہ ہے، جیسا کہ صحیح مسلم میں ہے۔ پس درست بات وہی ہے جو عوام کی زبان پر ایک معروف کہاوت کی طرح مشہور ہے: موذی کو ایذا پہنچانے سے پہلے مار ڈالنا۔ اور جب کوئی شخص مسلمانوں سے ایذا دور کرنے کے لیے یا جہاں اس کا حکم وارد ہوا ہے وہاں حکم کی تعمیل کے لیے ایسا کرے تو اسے اس پر ثواب عطا ہو گا، جیسا کہ چھپکلی کے بارے میں صحیح حدیث وارد ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم"

(التعليقات الرضوية على الفتاوي الهنديه، صفحه 708، 707، مكتبة اشاعة الاسلام، لاهور)

المعجم الکبیر، مجمع الزوائد، جامع الصغیر اور کنز العمال میں ہے، واللفظ للاول: "عن ابن عباس قال: نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن قتل كل ذي روح إلا أن يؤذي" ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر ذی روح کو قتل کرنے سے منع فرمایا، سوائے اس کے کہ وہ ایذا پہنچائے۔

(المعجم الكبير للطبراني، باب العين، جلد 12، صفحه 116، حديث 12639، مطبوعه مصر)

علامہ ابن عابدین سید محمد امین بن عمر شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1252ھ / 1836ء) لکھتے ہیں: "ما لا يؤذي من الحيوانات لا يجوز قتله قال في التتارخانية نقلا عن المحيط يكره

أن يقتل ما لا يؤذيه اهـ. والمراد بالكراهة كراهة التحريم لأنها إذا أطلقت في بابها يراد بها ذلك"

ترجمہ: حیوانات میں سے جو ایذا نہیں پہنچاتا، اسے مارنا، جائز نہیں۔ فتاوی تاتارخانیہ میں محیط سے منقول ہے کہ "اس جانور کو قتل کرنا مکروہ ہے جو آدمی کو ایذا نہ پہنچائے۔" اور (یہاں) کراہت سے مراد کراہتِ تحریمی ہے؛ کیونکہ جب کراہت کے باب میں کراہت کو مطلق رکھا جائے تو اس سے یہی مراد ہوتی ہے۔

(العقود الدرية في تنقيح الفتاوى الحامدية، جلد2، صفحہ568، دار الكتب العلميه، بيروت)

علامہ بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 855ھ / 1451ء)

لکھتے ہیں: "ويكره قتل النملة ما لم تبتدي بالأذى لأن قتل الحيوان إنما يجوز لغرض صحيح فإذا لم يؤذ لا يقتل بخلاف القملة فإنه يجوز قتلها مطلقا سواء آذت أو لا؛ لأنها بالطبع مؤذية وكذلك البراغيث"

ترجمہ: چیونٹی کو مارنا مکروہ ہے، جب تک کہ وہ خود ایذا دینا شروع نہ کرے؛ کیونکہ جانور کو قتل کرنا صرف کسی صحیح غرض کے لیے جائز ہے، پس جب وہ ایذا نہ دے تو اسے قتل نہیں کیا جائے گا، برخلاف جوں کے؛ کیونکہ اسے مارنا مطلقاً جائز ہے، خواہ اس نے ایذا دی ہو یا نہیں؛ اس لیے کہ وہ فطرتاً ایذا دینے والی ہے اور اسی طرح پسو ہیں۔

(منحة السلوك في شرح تحفة الملوك، كتاب الكراهيه، صفحہ425، مطبوعہ قطر)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1367ھ / 1948ء)

لکھتے ہیں: "چیونٹی نے ایذا پہنچائی اور مار ڈالی تو حرج نہیں ورنہ مکروہ ہے۔ جوں کو مار سکتے ہیں اگرچہ اس نے کاٹا نہ ہو اور آگ میں ڈالنا مکروہ ہے۔ جوں کو بدن یا کپڑوں سے نکال کر زندہ پھینک دینا طریق ادب کے خلاف ہے۔ کھٹمل کو مارنا، جائز ہے کہ یہ تکلیف دہ جانور ہے۔"

(بہار شریعت، جلد3، حصہ16، صفحہ655، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

علامہ ابن عابدین سید محمد امین بن عمر شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1252 / 1836ء)

لکھتے ہیں: ”فالجراد إذا أراد إفساد ماله فهو أولى أن يجوز قتله ألا ترى أنهم اتفقوا أنه يجوز قتل الحية والعقرب لأنهما يؤذيان الإنسان وكذلك الجراد كذا في بستان أبي الليث “ترجمہ: پس جب ٹڈی آدمی کے مال کو خراب کرنا چاہے، تو اسے مار ڈالنا بدرجۂ اولیٰ جائز ہو گا۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ فقہائے کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ سانپ اور بچھو کو قتل کرنا، جائز ہے؛ کیونکہ وہ انسان کو ایذا دیتے ہیں، اسی طرح ٹڈی بھی ہے۔ ایسا ہی بستانِ ابی اللیث میں ہے۔

(العقود الدرية في تنقيح الفتاوى الحامدية، جلد2، صفحہ569، دار الكتب العلمية، بيروت)

علامہ نور الدین ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1014ھ/1605ء) نقل کرتے ہیں: ”وكل قتل كان لنفع أو دفع ضر فلا بأس به عند العلماء “ترجمہ: اور (کیڑے مکوڑوں اور دیگر جانوروں کا) ہر وہ قتل جو کسی فائدے (کے حصول) کے لیے یا کسی ضرر کو دور کرنے کے لیے ہو تو علمائے کرام کے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں۔

(مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، جلد7، صفحہ2683، دار الفكر، بيروت)

مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے: ”عن عبد الرحمن بن عبد الله بن مسعود عن أبيه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا تعذبوا بالنار فإنه لا يعذب بالنار إلا ربها“ ترجمہ: حضرت عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آگ کے ذریعے عذاب نہ دو؛ کیونکہ آگ کے ذریعے عذاب صرف آگ کا رب ہی دیتا ہے۔

(مصنف ابن أبي شيبة، جلد6، صفحہ485، حدیث33144، دار التاج، لبنان)

علامہ عبد الغنی بن اسماعیل نابلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1143ھ/1731ء) لکھتے ہیں: ”ويكره تحريما إحراق كل حي بالنار قملة أو نملة أو عقرب أو نحوها كحية وفأرة لأن في الحديث "لا يعذب بالنار إلا ربها" “ترجمہ: اور کسی بھی جاندار کو آگ سے جلانا مکروہ تحریمی ہے، خواہ

وہ جوں، چیونٹی، بچھو یا ان جیسا کوئی اور جاندار ہو، جیسے سانپ اور چوہا؛ کیونکہ حدیث پاک میں ہے: آگ کے ذریعے صرف اس کا رب ہی عذاب دیتا ہے۔

(الحدیقۃ الندیۃ شرح الطریقۃ المحمدیۃ، جلد 4، صفحہ 429 ملخصاً، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

15 ربیع الاول 1448ھ/29 اگست 2026ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے
آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.fatwaqa.com کے ذریعے کی جاسکتی ہے